روزنامہ

C.P.L 29-FD   ٹیلی فون نمبر 047-6213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

بدھ 26/اکتوبر 2005ء 21 رمضان 1426 ہجری 26۔اخاء 1384 ھش جلد 55-90 نمبر 241

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

آنحضرتؐ کا اسم اعظم محمدؐ ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم اللہ ہے۔ اسم اللہ دیگر کل اسماء مثلاً حی، قیوم، رحمٰن، رحیم وغیرہ کا موصوف ہے۔ (ملفوظات جلد اول ص 443)

جب عرب کی ابتدائی حالت پر نگاہ کرتے ہیں، تو وہ تحت الثریٰ میں پڑے ہوئے نظر آتے ہیں۔ بت پرستی میں منہمک تھے۔ یتیموں کا مال کھانے اور ہر قسم کی بدکاریوں میں دلیر اور بے پاک تھے۔ ڈاکوؤں کی طرح گزارہ کرتے تھے۔ گویا سر سے پیر تک نجاست میں غرق تھے۔ پھر میں پوچھتا ہوں وہ کونسان اسم اعظم تھا۔ جس نے ان کی جھٹ پٹ کایا پلٹ دی اور ان کو ایسا نمونہ بنا دیا جس کی نظیر دنیا کی قوموں میں ہرگز نہیں ملتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اگر اور کوئی بھی معجزہ پیش نہ کریں، تو اس حیرت انگیز پاک تبدیلی کے مقابلہ میں کسی خود ساختہ خدا کا ہی کوئی معجزہ ہمیں دکھائے۔ ایک آدمی کا درست کرنا مشکل ہوتا ہے۔ مگر یہاں تو ایک قوم تیار کی گئی کہ جنہوں نے اپنے ایمان اور اخلاص کا وہ نمونہ دکھایا کہ بھیڑ بکری کی طرح اس سچائی کے لئے ذبح ہو گئے جس کو انہوں نے اختیار کیا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ زمینی نہ رہے تھے۔ بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم، ہدایت اور مؤثر نصیحت نے ان کو آسمانی بنا دیا تھا۔ قدسی صفات ان میں پیدا ہو گئی تھیں۔ دنیا کی خباثتوں اور ریاکاریوں سے وہ ایسے سبک اور ہلکے پھلکے کر دیئے گئے تھے کہ ان میں پرواز کی قوت پیدا ہو گئی تھی۔ یہ وہ نمونہ ہے جو ہم (۔) دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں، اسی صلاح اور ہدایت کا باعث تھا جو اللہ تعالیٰ نے پیشگوئی کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد رکھا۔ جس سے زمین پر بھی آپؐ کی ستائش ہوئی، کیونکہ آپؐ نے زمین کو امن، صلحکاری اور اخلاق فاضلہ اور نیکوکاری سے بھر دیا تھا۔

(ملفوظات جلد دوم ص 60-61)

پاک نفس

بلال بن سعد بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا۔

صحابہؓ رسول ﷺ تیراندازی کی مشق کر رہے تھے وہ ایک دوسرے سے مذاق بھی کرتے تھے۔ مگر جب رات ہوتی تو وہ رھبان یعنی تارک الدنیا ہو جاتے اور خدا کی یاد میں غرق ہو جاتے۔

(مشکوٰۃ کتاب الادب باب الضحک)

چندہ وقف جدید کی دعائیہ فہرست

29 رمضان المبارک کو حضور انور کی خدمت اقدس میں سو فیصد چندہ وقف جدید ادا کرنے والی جماعتوں اور احباب کی دعائیہ فہرست پیش کی جائے گی لہٰذا امراء کرام صدران جماعت اور سیکرٹریان وقف جدید سے درخواست ہے کہ چندہ وقف جدید کی سو فیصد وصولی کر کے 25 رمضان المبارک تک احباب کے اسمائے گرامی کی فہرستیں دفتر مال وقف جدید میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی روح القدس سے تائید ونصرت فرمائے۔ آمین   (ناظم مال وقف جدید)

خدا کی راہ میں قربان ہونے والا پہلا واقف نو

عزیزم یاسر احمد (واقف نو) ابن مکرم محمد اسلم کلہ آف مونگ ضلع منڈی بہاؤالدین مورخہ 7۔ اکتوبر 2005ء بروز جمعۃ المبارک فجر کی نماز ادا کرتے ہوئے اپنے والد محترم کے ہمراہ اللہ کی راہ میں قربان ہو گئے۔ عزیزم یاسر احمد نویں کلاس کے طالب علم تھے۔ ذہین وفہیم، پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تلاوت قرآن کریم کرنے والے، والدین کے فرمانبردار اور بہت سی خوبیوں کے مالک واقف نو تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کے والد محترم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور والدہ محترمہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(وکالت وقف نو)

مورچری (Mortuary) کی سہولت

اطلاع عام دی جاتی ہے کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مورچری (Mortuary) یعنی میت کیلئے سردخانہ کی سہولت موجود ہے۔ ایسی صورت میں جہاں میت کو مورچری میں رکھنا ضروری ہو تو امیر صاحب جماعت/صدر صاحب محلّہ کی تصدیق سے یہ سہولت استعمال کی جاسکتی ہے۔

(ایڈمنسٹریٹر)

تعلیمی میدان میں

غریب اور نادار بچے آپ کی اعانت کے منتظر ہیں

جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے تعلیم کی اہمیت، افادیت اور ضرورت کا صحیح فہم و ادراک رکھتی ہے۔ احباب جماعت اپنی اور اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کی طرف ہمہ وقت توجہ دیتے ہیں۔ آنحضورﷺ نے ہر مرد و عورت کے لئے علم کا حصول لازمی قرار دیا ہے۔

جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جسے یہ فخر حاصل ہے کہ وہ اپنے آقا کے اس ارشاد کی تعمیل میں پڑھے لکھے افراد کی جماعت شمار ہوتی ہے لیکن ابھی جماعت میں بہت سے ایسے افراد ہیں جو اپنے بچوں کو غربت کی وجہ سے تعلیم کے زیور سے آراستہ نہیں کر پاتے۔ ان کے گھروں کے اتنے وسائل نہیں ہیں کہ وہ اپنے ہونہار بچوں کو سکول بھیجیں اور تعلیم میں آگے بڑھنے میں مدد دیں۔ کیونکہ ان کے گھروں میں تو بمشکل چولہے ہی جلتے ہیں۔ جن سے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالتے ہیں ایسے گھرانوں کے چشم و چراغ کو تعلیم کے میدان میں آگے لانے کیلئے مالی اعانت کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاکہ وہ تعلیمی اخراجات سے بے خوف وخطر تعلیمی میدان میں آگے آئیں۔

ایسے نادار، مستحق اور غریب طلباء کے لئے صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں ایک شعبہ امداد طلباء قائم ہے جو مشروط بآمد ہے اور کلیتہً مخیّر احباب کی طرف سے ملنے والے عطیہ جات اور مالی معاونت سے چل رہا ہے اور یہ شعبہ مندرجہ ذیل Levels پر طلباء و طالبات کی تعلیمی امداد کرتا ہے۔

1۔ سالانہ داخلہ جات 2۔ ماہوار ٹیوشن فیس 3۔ درسی کتب کی فراہمی 4۔ فوٹو کاپی مقالہ جات کیلئے رقوم۔ 5۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں اوسطاً سالانہ فیس کی شرح فی طالب علم درج ذیل ہے

1۔ پرائمری/سیکنڈری پرائیویٹ ادارہ جات 2 ہزار تا 6 ہزار روپے حکومتی ادارہ جات 300 تا 600 روپے **2**۔ کالج پرائیویٹ ادارہ جات 6 ہزار تا 12 ہزار روپے حکومتی ادارہ جات 2400 روپے **3**۔ بی ایس سی، ایم ایس سی و پیشہ ور ادارہ جات 50 ہزار تا ایک لاکھ روپے حکومتی ادارہ جات, 10 ہزار تا 30 ہزار روپے اسی طرح شعبہ امداد طلبہ سینکڑوں طلباء و طالبات کی مدد کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

آپ سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں نیز اپنے حلقہ احباب کو بھی مؤثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ دل کھول کر رقوم بھجوائیں تا کوئی طالب علم تعلیم کے زیور سے محروم نہ رہ سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بہت زیادہ برکت عطا فرمائے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلباء نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد امداد طلباء میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔

ماہ مبارک کے آخری ایام

دیار رحمت میں رہنے والو یہ دن ہیں فیضان ایزدی کے
نشاط و تسکیں کے جام بھر لو۔ کھلے ہیں در بزم سرمدی کے

یہ دلنشیں دامن تلطف ۔ یہ دلنوازی۔ یہ دلربائی
وہ آپ خود پوچھنے کو آئے۔ کہ کس کو شکوے ہیں تشنگی کے

کبھی وہ پندارِ بے نیازی ۔ کبھی یہ اعجاز دلربائی
کبھی حجاب اور کبھی تبسم عجب طریقے ہیں دلبری کے

یہ قطرہ قطرہ شمار کیسا؟ لپٹ کے موج رواں سے کھو جا
وگرنہ کس کو خبر ہے اتنی کہ سانس کتنے ہیں زندگی کے

سجود پیہم سے آشنا رہ کہ اہل دل کا یہ تجربہ ہے
جبیں ہو گر خاک آستاں پر گلاب کھلتے ہیں چاندنی کے

جہاں پہ اکرام کرنے والے نگاہ لطف و کرم ادھر بھی
تو خود اگر ہو شریک محفل تو دن گزر جائیں زندگی کے

عبدالسلام اختر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم رفیق مبارک میر صاحب واقف زندگی تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ کی بائیں آنکھ کی بینائی کالے موتیا کی وجہ سے بالکل ضائع ہوگئی تھی۔ اب دائیں آنکھ کی بینائی بھی بوجہ سفید موتیا قریباً ختم ہی ہو گئی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے آپریشن تجویز کیا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کامیاب کرے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھتے ہوئے بینائی بحال فرمائے۔ آمین

مکرم عزیزم ہاشم مبشر ابن مکرم ریاض مبشر صاحب عمر دو سال معذور ہے ابھی تک چل بھی نہیں سکتا۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ملک عبدالرب صاحب سیکٹر اے ٹاؤن شپ لاہور دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اور ڈاکٹر ہسپتال لاہور میں داخل ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم رانا محفوظ احمد صاحب راوی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ محترمہ کافی دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم منور احمد صابر صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے دل کی انجیو پلاسٹی متوقع ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

☆......☆......☆......☆

تصحیح

ہفتہ 22/اکتوبر 2005ء کے شمارہ میں سانحہ مونگ کے بارے میں جو مضمون شائع ہوا ہے اس میں سہواً مکرم راجہ عبدالمجید صاحب کی ولدیت غلط تحریر ہوگئی ہے۔ ان کے والد صاحب کا نام مکرم راجہ محمد خان صاحب ہے۔ نیز ان کی والدہ وفات پا چکی ہیں۔

زخمی راجہ عرفان اشرف اور زخمی راجہ ساجد محمود کے والد مکرم راجہ محمد اشرف صاحب وہ راجہ محمد اشرف صاحب نہیں ہیں جو کہ اسی سانحہ میں قربان ہوگئے تھے۔ احباب دونوں جگہ تصحیح فرمالیں۔ جزاکم اللہ (ادارہ الفضل)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

مکرمہ فرحت اختر الہ دین صاحبہ مرحومہ

میرے پیارے ابا مولانا عبدالمالک خان صاحب

قسط اول

نوٹ:۔حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب کی وفات پر ان کی بیٹی فرحت اختر الہ دین صاحبہ نے یہ مضمون رقم کیا تھا جو اب حضرت مولانا کی دوسری بیٹی محترمہ لیڈی ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ نے اشاعت کے لئے بھجوایا ہے۔

ایک شفیق مہربان اور بے مثال باپ جن کا پیارا نام ’’عبدالمالک‘‘ ہے۔اوراسم بامسمّٰی زندگی بھر’مالک‘ کے تابعدار بندے بنے رہے۔اگر وہ میرے صرف باپ ہوتے تو محض باپ ہونا تو خاص خوبی کی بات نہ ہوتی بڑائی تو یہ تھی کہ انہوں نے اپنی پدرانہ شفقت اور خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ہمارے سامنے ایک بلند کردار، اولوالعزم جواں ہمت انسان ایک مثالی اور قابل تعریف باعمل باپ بن کر دکھایا جس سے متاثر ہوکر ہم خود بخود ان کے نیک نمونہ پر چلنے لگے۔میں اپنے ابا جان کی سب سے بڑی اور پہلی بیٹی ہوں اور میری پیدائش پر ہی تو خدا نے انہیں حضرت مصلح موعود کی قبولیت دعا کا نشان دکھایا تھا۔

آج بھی مجھے وہ واقعہ اچھی طرح یاد ہے جب میں نے قرآن کریم ختم کیا تھا۔اس وقت میری عمر پانچ سال کی تھی۔لیکن یہ واقعہ میرے ذہن میں نقش تازہ کی طرح ہے۔یہ میرے پیارے ابا جان ہی تھے جنہوں نے نہایت جانفشانی سے مجھے اللہ کا پاک کلام پڑھایا تھا اور جس دن میں نے قرآن شریف ختم کیا تو دعائے ختم قرآن پڑھنے اور یاد کرنے کی طرف توجہ دلائی تھی۔اور جب میں نے یاد کرلی تو مجھ سے سنی۔اور فرمایا کہ قرآن کریم شروع کرنے سے پیشتر سورہ فاتحہ اور پڑھ چکنے کے بعد دعائے ختم قرآن اور درود شریف ضرور پڑھنا چاہئے اور یہ کہہ کر ایک اچھی عادت ڈال دی۔مجھے گود میں اٹھا کر پیار کیا اور امی جان سے کہا کہ ’’مبارک ہو تمہاری بیٹی نے قرآن کریم ختم کرلیا ہے‘‘ اب اس کا منہ میٹھا کراؤ۔اس وقت ان کا چہرہ فرط مسرت سے دمک رہا تھا مجھے یاد ہے میری امی نے کچھ اچھی اچھی چیزیں پکائی تھیں اور کھجوریں منگوائی تھیں۔میں نے دیکھا کہ ہمارے بزرگوار نانا جان مرحوم کے گھر میں بھی یہی رواج تھا۔جب ہمارے سب سے چھوٹے ماموں نے قرآن کریم پڑھ کر ختم کیا تو اس وقت ہماری نانی صاحبہ نے کھجوریں منگوائی تھیں۔بالکل اسی طرح امی جان نے کیا۔ابا جان نے مجھے ایک خوبصورت گڑیا اور چوڑیاں ہم دونوں بہنوں کو لاکر دی تھیں۔اور وہ دن بڑا خوشگوار عید کے دن کی مانند تھا۔ابا جان نے مجھ سے فرمایا تھا ’’اب بلاناغہ تلاوت کرتی رہنا نیز شوکت اور انور کو بھی پڑھنے میں مدد دینا‘‘۔ان دونوں کو امی وابا جان مل کر قرآن شریف پڑھایا کرتے تھے۔میں نے بھی بچپن میں ان کا سبق سنا اور اصلاح کی ہے۔اس روز ابا جان نے شکرانہ فنڈ اور بیت الذکر فنڈ میں کچھ رقم بھجوائی تھی۔اس دن انہوں نے شکرانے کے نفل بھی ادا کئے اور مجھے ساتھ لے کر دعا کی تھی۔کافی اونچی آواز میں دعائیں کیں۔سب تو مجھے یاد نہیں اتنا یاد ہے کہ کچھ اس قسم کے الفاظ انہوں نے کہے تھے۔

’’اے اللہ تیرا فضل ہے کہ میری فرحت نے آج تیرا پاک کلام پڑھ کر ختم کرلیا ہے تو اس پر ہمیشہ اپنے فضل کا سایہ رکھ اور اسے اب قرآن کریم کے معنی سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق بخش۔اے اللہ میری اس بچی کو تو اپنی محبت اور اپنا عرفان نصیب کر اور اس پر بہت فضل فرما۔‘‘ پھر ابا جان نے مجھ سے فرمایا تھا کہ ’’بیٹی تم اب خط لکھو ایک حضرت اقدس کی خدمت میں اور دوسرا اپنے نانا و دادا جان کو جس پر میں نے حیرت کا اظہار کیا تھا اور کہا تھا کہ مجھے تو خط لکھنا نہیں آتا۔اگرچہ مجھے ٹوٹی پھوٹی اردو لکھنا اور پڑھنا تو آ ہی گیا تھا۔ابا جان مسکرائے اور فرمایا ’’میں تمہیں سکھاؤں گا‘‘ چنانچہ انہوں نے مجھے خط لکھنا سکھایا اور مجھ سے پہلا خط حضرت مصلح موعود کی خدمت میں تحریر کروایا اور دوسرا میرے نانا جان اور دادا جان کے نام۔پھر امی سے تاکید کی کہ ’’اب تم دیکھتی رہنا کہ یہ برابر خط لکھتی رہے بزرگوں کو اور حضرت خلیفہ وقت کو۔اور میری پیاری امی نے واقعی میری نگرانی رکھی اور ایک خصوصی چیز جو میں نے اپنی ماں سے سیکھی وہ یہ تھی کہ وہ مجھے خط لکھواتیں تو پہلی دفعہ ہی ٹھیک ٹھیک خوش خط لکھنے کو کہتیں۔شروع شروع میں مجھے بڑی کوفت محسوس ہوتی اور میں سوچتی آسان طریق تو یہ تھا کہ میں رف لکھ لوں اور پھر Fair کاپی بنالوں لیکن انہوں نے مجھے تاکید کی کہ پہلی دفعہ ہی سوچ کر ٹھیک ٹھیک لکھو۔پہلے الفاظ کی ترتیب ذہن میں رکھ لیا کرو پھر کاغذ پر لکھنا کیا مشکل ہے؟ اس طرح جو اچھی عادت بچپن میں انہوں نے مجھے ڈال دی اس سے آج میں بہت فائدہ اٹھا رہی ہوں۔میرا وقت بہت محفوظ ہوجاتا۔

پیارے ابا جان نے اس دن یعنی میرے ختم قرآن کے دن حضرت مسیح موعود کے پاک کلام درثمین سے جو قرآن کریم کی مدح میں ہے پڑھ کر سنایا تھا اور مفہوم بھی سمجھایا تھا۔پھر بعد میں جب میں اردو لکھنا پڑھنا اچھی طرح سیکھ گئی تھی اس وقت ان اشعار کو زبانی یاد کرنے کی طرف توجہ دلائی تھی۔

یہ میرے پیارے ابا جان تھے جنہوں نے مجھے ابتدائی اردو اور فارسی سکھائی تھی۔اردو زبان پڑھنے میں روانی پیدا کرنے کے لئے وہ مجھ سے اخبار الفضل کا شمارہ روز پڑھوا کر سنا کرتے الفضل میں سب سے پہلے حضرت مصلح موعود کی صحت کی بابت اطلاع پڑھنے کی تاکید کرتے۔پھر ملفوظات سنتے اور پھر حضور کا خطبہ یا اور کوئی قابل ذکر مفید مضمون ہوتو وہ سنتے پھر اس میں اعلانات دعا شائع ہوتے ہیں وہ بھی نہ صرف سنتے بلکہ ہم سب کو تاکید کرتے کہ جماعت کے ان تمام مخلصین کے لئے دعا کرنی ہے۔کبھی ان کے پاس وقت نہ ہوتا تب بھی الفضل اخبار کے مطالعہ کی تاکید مجھے رہتی اور جب بھی وقت ملتا اس کے بارے میں پوچھتے کہ آج کے الفضل میں کیا چھپا کیا پڑھا وغیرہ۔حضور کا خطبہ جمعہ اکثر تین بار پڑھنے کے لئے کہتے۔یہ ایک طریقہ اور ایک ترتیب تھی ہم سب کے ذہن میں انہوں نے بچپن سے ڈال دی اور ہمیں خدا کے فضل سے اس قدر عادت سی ہوگئی کہ جب بھی الفضل آتا ہم سب میں سے ہر ایک کی خواہش ہوتی کہ وہی سب سے پہلے پڑھے۔یہی عادت آج بھی قائم ہے جس کی وجہ سے اگر اخبار بروقت نہ ملے تو بڑی کوفت محسوس ہوتی ہے۔اس کے آتے ہی جب تک پورا دیکھ نہ لوں تسلی نہیں ہوتی۔

مجھ سے سلسلہ کی اور بھی کتابیں پڑھوا کر سنا کرتے جیسے کشتی نوح، اخلاق خاتون، دینیات کی پانچ کتابیں وغیرہ پھر لکھائی صاف کرانے کے لئے وہ مجھ سے اپنی تقریریں لکھوایا کرتے تھے۔شروع میں ان کی تقریر لکھنا مجھے کافی مشکل لگتا تھا اور وہ اس قدر تیز اور روانی سے بول جاتے تھے کہ میں پیچھے رہ جاتی جس کی وجہ سے بعض دفعہ ان کو اپنے مضمون کے الفاظ کی ترتیب بدلنا پڑتی اور میں جہاں تک لکھ پاتی وہاں سے شروع کرنے کے لئے ان کو پھر سے کافی غور وخوض کرنا پڑتا تھا۔لیکن وہ مطلق گھبراتے نہ تھے ہاں یہ تاکید ضرور کرتے کہ تیز تیز لکھنا سیکھو۔چنانچہ مشق سے مجھے جلد جلد لکھنے کی عادت ہوگئی تھی۔اور بعد میں جب میں بڑی کلاسوں نویں دسویں میں پہنچی کافی جلدی لکھ لیا کرتی۔اتنی جلدی کہ ان کو ہی بعض دفعہ سوچنے کے لئے وقت لینا پڑتا۔شروع میں جب میرا شعور پختہ نہ تھا مجھے یہ لکھنا کافی بار معلوم ہوتا لیکن ان کی شگفتہ مزاجی مجھے اکتاہٹ سے بچائے رکھتی۔

بعد میں تو بڑا مزا آتا تھا اور میں بے حد لطف اٹھاتی تھی ان کی تقاریر لکھ کر دینے میں۔اپنی تقریر میں اگر کوئی اچھا فقرہ یا شعر یا الہام لکھواتے جو برموقع ہوتا تو میں برجستہ داد دینا سیکھ گئی تھی۔سن کر بڑے خوش ہوتے۔بلکہ مجھ سے مشورہ بھی لیتے اور جب میں اپنی سمجھ کے مطابق ان کو مشورہ دیتی تو اگر قابل قبول ہوتا تو بلاتامل قبول کرلیتے۔اور اگر نامناسب سمجھتے تو رد کر دیتے اور اصلاح فرماتے۔تقریر تیار کرلینے پر گھر میں سب کو ایک بار سناتے اور پھر امی جان کی رائے پوچھتے۔پھر جس جلسہ کے لئے وہ تیار کی گئی ہوتی جانے سے پہلے خود بھی بہت دعا کرتے اور اور ہم سب سے بھی کرواتے اور جب سامعین کو ان کی تقریر پسند آتی اور لوگ تعریف کرتے تو گھر آکر سجدہ شکر بجالاتے۔ہم لوگ بعض دفعہ اچھی تقریر کرنے پر ابا جان کو مبارک باد دیتے تو بہت خوش ہوتے اور فرماتے سب کچھ خدا کا فضل ہے۔تم سب میرے لئے دعائیں کرتے ہو جو قبول ہوتی ہیں۔کبھی فرماتے حضرت سلطان البیان حضرت مصلح موعود کی جوتیوں کا صدقہ جس سے میں نے حصہ پایا ہے۔

شروع ہی سے بالکل اوائل عمر سے انہوں نے ہم سب بھائی بہنوں کو یہ جملے سکھا دیئے تھے۔

اللہ ایک ہے۔وہی ہمارا رب ہے۔اسی نے ہم کو پیدا کیا۔ہم ایک اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاک بندے اور رسول ہیں اور سب نبیوں کے سردار ہیں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی اس زمانے کے مامور ہیں۔ہم احمدی ہیں۔ہم ہمیشہ سچ بولتے ہیں۔دین کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے۔ وغیرہ وغیرہ

اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود کی کتب سے سیرت رسول ؐ کے اقتباسات، کشتی نوح کے اقتباسات، بعض الہامات اور آنے والے زمانے سے متعلق بعض پیشگوئیاں۔چہل احادیث وغیرہ رٹا دی تھیں۔اکثر زیر دعوت احباب کے سامنے مجھے یا میری بہن شوکت یا بھائی انور کو کھڑا کر دیتے اور خدا اور رسول کے متعلق جو کچھ یاد کروایا ہوتا تھا سنواتے۔دراصل اس طرح وہ اپنی دعوت الی اللہ کو مؤثر بنایا کرتے تھے کہ لوگوں کو پتہ چلے کہ احمدی والدین اس قدر بیدار مغز رہتے ہیں اپنے بچوں کی دینی واخلاقی اور روحانی نہج پر تربیت کرنے کے لئے شروع سے ہی چھوٹی عمروں سے بچے دین کی تعلیم سے غافل نہیں بلکہ اچھی شناسائی رکھتے ہیں۔

میں اور شوکت اور انور تینوں جب کافی بڑے ہو گئے تو ہمارے گھر میں چھوٹی بچی اب نصرت (ڈاکٹر نصرت جہاں) تھی جسے ابا جان وہ تمام چیزیں جو ہمارے بچپن میں ہمیں سکھائی تھیں اسے سکھایا کرتے۔

پیارے ابا جان ہم لوگوں سے اس قدر شفقت و محبت سے پیش آتے کہ ہم کبھی بھول نہیں سکتے۔میں اور شوکت تھکے ہوئے سکول سے آتے اور ابا جان اگر گھر میں موجود ہوں تو جھٹ کھڑے ہو جاتے۔پانی سے اپنا ہاتھ گیلا کرکے ہمارے چہرے پر پھیرتے ہمیں پنکھے کے سامنے بٹھاتے اور مسکراتے ہوئے ہم سے باتیں کرتے۔کبھی ہم کہتے ابا جان آپ یہ تکلیف کیوں کرتے ہیں؟ تو فرماتے واہ میری بیٹیاں تھکی ماندی گھر آئیں تو میں اتنا بھی نہ کروں۔تمہیں معلوم ہے کہ میرے پیارے آقا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیٹی فاطمہ سے کیسی شفقت کا سلوک فرماتے تھے۔میں تو آپ کے نمونے کی پاسداری کرتا ہوں۔اور بھائی انور کو بھی بہنوں سے حسن سلوک کرنے کی تلقین کرتے۔یہی سلوک انہوں نے اپنی چھوٹی بیٹیوں سے کیا۔

اگر ہم میں سے کوئی بیمار ہو جاتا تو بڑی فکر فرماتے۔ڈاکٹر کے پاس خود لے جاتے۔دوائی دلاتے۔پرہیزی کھانے کا اہتمام کرتے پھر آتے جاتے درود شریف پڑھتے رہنا آپ کی عادت ثانیہ بن

چکی تھی۔ہمیں ہمہ وقت درود شریف پڑھتے رہنے کی تاکید فرماتے۔ مجھے یاد ہے کہ کہا کرتے تھے جب تم بہت تھک جاؤ اور آرام کے لئے بیٹھو تو اس وقفہ میں درود شریف پڑھو۔ جب بہت خوش ہو تب درود شریف پڑھو جب بہت رنجیدہ ہو تب بھی درود شریف پڑھو۔ گھر میں داخل ہو کر السلام علیکم کہنے کے بعد توفیق پاؤ تو درود شریف پڑھو۔ جب رسول اللہؐ کا ذکر آئے تو درود شریف پڑھو اور خالی اوقات میں درود شریف پڑھنے سے بہتر اور کوئی شغل نہیں۔

بچپن میں ہمارے ساتھ مختلف کھیلوں میں بھی دلچسپی لیتے۔کئی دفعہ انہوں نے انور کو پیٹھ پر بٹھا کر گھوڑا گھوڑا کھیلا تھا۔اور ہمارے ساتھ آنکھ مچولی کھیلی۔ ہم دونوں بہنیں اگر رسی ٹاپا کرتیں تو ابا جان اکثر ہماری گنتی کیا کرتے۔ جب امی بیمار ہوتیں یا ہسپتال میں داخل ہوتیں ایسے وقتوں میں ہمارے بالوں میں کنگھی تک کی ہے۔اور چوٹیاں بھی باندھی ہیں۔ایک بار مجھے یاد ہے میں پانچویں یا چھٹی جماعت میں تھی ابا جان نے کس طرح میرے بالوں میں دو چوٹیاں ڈالی تھیں اور سیدھی مانگ نکالی تھی۔سکول میں میں نے اپنی سہیلی سے کہا کہ دیکھو میرے ابا جان اتنے اچھے ہیں میرے بال بھی بنانا جانتے ہیں اور آج چوٹیاں انہوں نے ڈالی ہیں۔ یہ دیکھ کر وہ حیران ہوگئی۔ بہت بار شفقت سے عمدہ نوالے بنا کر ہمیں کھلایا کرتے۔ہمیں کئی بار روٹی بنا کر شلجم گوشت کا سالن بنا کر اور میٹھی سویاں بنا کر کھلائی ہیں۔ یہ سب کچھ وہ اس قدر عمدہ بناتے کہ ہم اکثر ان سے فرمائش کرتے ہماری امی ڈرتیں کہ اب باورچی خانہ کی شامت آئی ہے تو فرماتے مجال ہے جو ذرا بھی خراب کروں میں تو تمہارے بچوں کو خوش کرنے کے لئے یہ سب کچھ کر رہا ہوں۔ پھر سب پکا لینے کے بعد سارا سامان ہم سے اٹھوا کر سب کچھ ستھرا بنا دیتے۔ واقعی ہم سب ان کے ساتھ مل کر کام کرنے میں بہت خوش ہوتے تھے اور خوب اودھم مچاتے تھے۔لیکن اگر اس خوش وقتی میں اگر کوئی زیر دعوت بھائی آ جاتا تو سب چھوڑ چھاڑ کر ابا جان بھاگ جایا کرتے تھے۔اس لئے ایک دن میں نے احمدیہ ہال کراچی کا وہ دروازہ جو ہمارے گھر کی جانب کھلتا تھا اندر سے بند کر لیا اور سوچا کہ بس ہر وقت کوئی نہ کوئی ابا کو بلانے آ جاتا ہے۔ اپنے تئیں میں نے سوچا کہ نہ یہ دروازہ کھلا رہے گا اور نہ کوئی اندر کا دروازہ آ کر کھٹکھٹا سکے گا۔لیکن میری یہ سکیم کارگر نہ ہوئی۔ٹھوکنے والے نے دروازہ اس زور سے ٹھوکا کہ گڑے مردے بھی اٹھ آویں ابا جان کے تیز کان جو ہر دم دروازے کی ذرا سی آہٹ بھی سن لیتے تھے اور دبے پاؤں بلی کا چلنا بھی محسوس کر لیتے تھے وہ فوراً گئے اور دیکھا تو باہر دور سے آواز آئی ان کو سخت حیرت ہوئی کہ باہر کا دروازہ کس نے بند کیا ہوگا۔ بہر حال انہوں نے دروازہ کھولا تو ہمارے ماموں جان اسحاق صاحب مرحوم آئے تھے۔ غنیمت ہوئی ورنہ ہماری خیر نہ تھی۔ میں تو ڈر کے مارے غسل خانے میں جا چھپی۔انور اور شوکت سہمے ہوئے کھڑے تھے ابا جان نے اندر آ کر ان لوگوں سے پوچھا جس پر وہ چپ رہے تب ابا جان فوراً سمجھ گئے اور بولے چور چھپ گیا ہے اور مجھے ڈھونڈتے تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے غسل خانے کی جانب آئے۔ ان کو دیکھ کر جلدی سے میں نے سر جھکا لیا۔ابا جان نے قدرے تیزی سے کہا دیکھو آئندہ ایسی حرکت نہ ہو۔اگر کوئی ضروری کام سے آیا ہو یا کوئی ضروری پیغام لے کر آیا ہو تو اسے کتنی تکلیف ہو۔ (بعد میں ابا جان نے گھنٹی لگوا لی تھی۔) پھر میرا ہاتھ پکڑ کر اندر لائے اور پہلے کی طرح ہنستے ہوئے کام میں مشغول ہوگئے۔

عید وغیرہ خوشی کی تقریبات پر پیارے ابا جان ہمارے کاموں میں گھریلو امور میں بڑی گہری دلچسپی لیتے۔ ہمارے لئے نئے کپڑے بناتے ہمیں چوڑیاں پہناتے اور مہندی لگواتے اور ہمارے ساتھ مل کر بڑی خوشی مناتے۔ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ عیدالفطر قریب آ رہی تھی یہاں تک کہ آخری روزہ آ پہنچا تھا اور ابھی تک ہم دونوں بہنوں نے چوڑیاں نہیں پہنی تھیں۔ ہم لوگوں نے ابا جان سے فرمائش کی ابا جان نے بڑی محبت بھری نظروں سے ہمیں دیکھا اور مسکراتے ہوئے فرمایا شام پانچ بجے تم دونوں تیار رہنا میں تم کو چوڑیاں دلاؤں گا۔ چنانچہ ہم لوگ کام کاج سے فارغ ہو کر تیار ہو بیٹھے لیکن پانچ بجے پھر چھ بجے پھر سات اور ابا جان ابھی تک نہیں آئے۔

ایک ایک گھنٹہ کر کے کتنا ہی وقت گزر گیا اور ابا جان اب تک نہیں پہنچے تھے یہاں تک کہ نو ساڑھے نو بج گئے۔شوکت اور میں راہ دیکھتے دیکھتے تھک گئے تھے اور اب ہمیں نیند آ چلی تھی۔امی جان بھی تھکی تھکی پریشان سی لیٹی تھیں۔ اتنے میں السلام علیکم کہہ کر مسکراتے ہوئے ابا جان گھر میں داخل ہوئے اور ہم دونوں بہنوں کو پکارنے لگے کہ چلو تم کو لے چلوں۔امی جان نے کہا کہ اب آدھی رات کو کیا چوڑیوں کی دکان کھلی ہوگی؟ فرمانے لگے میں ان کو پہنا کر نہ لاؤں تو تب تم کہنا۔ چنانچہ چوڑیوں کے شوق میں ہماری نیند کافور ہوگئی اور ابا جان ہم دونوں کو لے کر بازار چلے۔ وہاں نصف سے زائد بازار بند ہو چکا تھا۔ایک یا دو دکانیں کھلی تھیں اور وہ بھی اب نیم بند ہو رہی تھیں۔ پہلے ایک دکان میں لے گئے وہاں پر چوڑیاں ابا کو خاص پسند نہ آئیں پھر دوسری دکان جو اب قریب تھا کہ بند ہو جاتی تیزی سے اس میں لے گئے اور دکاندار سے مخاطب ہو کر بولے بھائی صاحب میری بیٹیوں کو اچھی بڑھیا سی چوڑیاں پہنا دینا۔ چنانچہ وہ دکاندار بولا آپ پسند کر لیں اور جلد سودا طے کر لیں کیونکہ اب ہماری دکان بند ہوا چاہتی ہے۔ مجھے گہرے سبز رنگ کی کامدار اور شوکت کو سرخ رنگ کی کامدار چوڑیاں پسند کر کے پہنانے کا آرڈر دے دیا۔ پھر امی جان کے لئے بھی ایک خوبصورت چوڑیوں کا سیٹ خریدا۔اور ہم چوڑیاں پہن کر خوش خوش گھر واپس آئے۔ گھر آ کر امی کی چوڑیاں ان کو پہنائیں وہ بھی بہت خوش اور حیران رہ گئیں۔ پھر انہوں نے ابا جان سے کھانے کے لئے پوچھا۔ کہنے لگے ”کھلا دو گی تو کھا لوں گا۔(میں نے روزہ افطار کر کے بس ایک کھجور کھائی تھی اور پانی پیا تھا اور ایک سیب کی دو قاشیں کھائی تھیں۔) تو امی جان نے کہا آپ نے ابھی تک کھانا کھایا بھی نہیں۔فرمانے لگے مجھے تو بہت بھوک لگی ہوئی تھی سوچ رہا تھا کہ گھر پہنچتے ہی کھانا کھاؤں گا۔لیکن (ہماری طرف اشارہ کر کے) جب ان معصوم بچیوں کے چہرے دیکھے تو سوچا کہ پہلے انہیں خوش کر دوں۔ پھر فرمانے لگے پتہ ہے مجھے دیر کیوں ہوگئی۔ وہ جو زیر دعوت دوست صاحب تھے آج انہوں نے بیعت کر لی ہے۔ وہاں انہوں نے درس قرآن رکھا تھا اور بھی جماعت کے دوست جمع تھے ان کی خواہش تھی کہ آج رمضان کا آخری دن ہے اور آخری روزہ ہے اس لئے میں آج ہی بیعت فارم پر کر دوں۔اس لئے میں ان کی خواہش پوری کرنے چلا گیا تھا وہاں دیر ہوگئی۔ نماز مغرب کے بعد دس پندرہ منٹ سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہو گیا۔اور کئی مرتبہ مجھے خیال آیا کہ بچیاں راہ دیکھ رہی ہوں گی۔ وہاں کھانے کا انتظام تھا مگر میں نے معذرت چاہی جس پر ان صاحب نے یہ مٹھائی کا ڈبہ اصرار سے دیا۔

میں نے دعا کی کہ چاہے کتنی دیر ہی کیوں نہ ہو جائے خدایا تو عبدالمالک کی بچیوں کو ان کی من پسند چوڑیاں ضرور عطا فرما۔اس لئے مجھے کامل یقین تھا کہ جب تک میری بچیاں چوڑیاں نہ پہن لیں دکانیں بند نہیں ہوں گی۔اور وہ ڈبہ امی کی طرف بڑھاتے ہوئے بولے آؤ ہم سب مل کر اس نئے احمدی کی استقامت ایمانی کے لئے دعا کریں اور پھر یہ مٹھائی تم لوگ کھاؤ۔ اللہ اللہ کس شان کا ایمان تھا اور کیسی بے نظیر شفقت پدری تھی! محبت و رحمت کے مجسم دریا تھے وہ! بے شمار برکات ان کی روح پر ہوں۔

ان کا دل نہایت رقیق اور محبت سے لبریز دل تھا۔ غصہ ضرور آتا مگر کسی بری بات یا بری عادت پر لیکن دل میں نفرت جنم نہ لیتی۔ بلا خوف و جھجک ناپسندیدہ امر دیکھ کر ٹوک دیتے بعض اوقات کسی قدر سخت لہجہ میں بھی کہہ دیتے لیکن دوسرے ہی لمحہ دنیا کی تمام تر مٹھاس جمع کر کے بات کرتے اور جسے ڈانٹا ہو اس سے پہلے بڑھ کر محبت و پیار کا سلوک کرتے۔

ہماری ماں سے اور ان کے والدین اور بھائی بہنوں سے خاص شفقت و محبت اور ادب کا سلوک کرتے تھے۔ میرے نانا جان محترم مرحوم و مغفور کی بے حد عزت و تکریم کرتے تھے اور ان کی خوبیاں بڑی فراخ دلی کے ساتھ ہمارے سامنے بیان فرماتے ان کے دل میں نانا جان محترم کی یہ خوبی سب سے زیادہ گھر کر چکی تھی کہ کس طرح نامساعد حالات میں انہوں نے احمدیت قبول کی اور پھر احمدیت کی خاطر اس قدر دکھ اور تکالیف برداشت کئے۔ نیز یہ کہ وہ سادہ اور منکسر المزاج آدمی تھے اور تقویٰ شعار تھے۔اس لئے انہوں نے ابا جان کا رشتہ اپنی بیٹی کے لئے پسند کیا۔ ایک بار جب محترم نانا جان ہمارے گھر کراچی میں آ کر رہے تو ہمارے ابا جان نے ان کی بے حد خاطر داری کی۔ان کے آرام کا ہر طرح خیال رکھا اور ہم بچوں کو بھی تاکید کی کہ ہم ان کی خدمت دل و جان سے کریں اور دعائیں لیں۔ امی کے بعض غیر احمدی رشتہ دار بھی ہمارے ہاں آ کر مہمان رہتے ہیں۔ ابا جان نے ان سب سے بھی نہایت حسن سلوک فرمایا اور وہ لوگ اچھا اثر لے کر گئے۔

ددھیال و ننھیال کے دونوں طرف کے غیر احمدی رشتہ داروں سے میل جول رکھتے تھے۔ دکھ سکھ میں ان کا ہاتھ بٹاتے۔ مفید مشورے دیتے اور خدمت خلق کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے۔ اور ہمیشہ ان سب کو پیغام حق سناتے رہتے۔

یہ ساری باتیں جو میں ان کے بارے میں لکھ رہی ہوں میرے محسوسات ہی نہیں بلکہ میرے مشاہدے کا بھی اس میں دخل ہے۔

اب جبکہ ماں اور باپ کے حقوق کا تذکرہ ہو رہا ہے تو دو واقعات پیارے ابا جان کی زندگی کے میرے ذہن میں نقش تازہ کی طرح ابھر آئے ہیں جو انہوں نے ہمارے سامنے بیان کئے تھے ایک واقعہ یہ تھا کہ بچپن میں پیارے ابا جان اور ہماری پھوپھی جان زبیدہ بیگم کی ایک بار کسی بات پر لڑائی ہوگئی تو ابا جان نے غصہ میں آ کر اپنی بہن کا سکول بیگ کھڑکی سے باہر سڑک پر پھینک دیا۔ اس پر دادی جان بہت برہم ہوئیں اور ابا جان کو سخت سست کہا۔ ابا جان دادی جان کے بے حد لاڈلے بیٹے تھے کیونکہ گھر میں تینوں بھائی بہن میں سے چھوٹے تھے۔ ابا جان نے پھوپھی جان کے بارے میں ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ان کی زیادتی تھی اس لئے میں نے ایسا کیا۔ دادی جان نے فرمایا؟ زیادتی خواہ کسی کی ہو تمہیں حق نہیں پہنچتا کہ اس کا بستہ باہر پھینک دو جاؤ ابھی اسی وقت اٹھا کر لاؤ۔ کیونکہ کتابیں پھینکنے والا علم سے محروم رہتا ہے چنانچہ ماں کے حکم کے آگے سر جھکانا پڑا اور ابا جان بتاتے ہیں کہ انہوں نے بیگ لا کر اندر میز پر زور سے رکھ دیا۔ دادی جان نے کہا ایسے نہیں ادھر آؤ بہن سے معافی مانگو اور اس کے ہاتھ میں عزت سے اس کا بیگ پکڑاؤ۔ چنانچہ ابا جان نے ایسے ہی کیا اب پھوپھو کو کہا چھوٹا بھائی ہے اس کا قصور معاف کر دو اور اسے پیار کے ساتھ دعا دو۔ جب دونوں بھائی بہن میں صلح ہوگئی تو دادی جان بے حد خوش ہوئیں۔ ابا جان کو گلے لگا کر پیار کیا۔ ابا جان دادی جان کو خوش دیکھ کر بہت خوش و مطمئن ہو گئے لیکن ان کا یہ جملہ ”کتابیں پھینکنے والا علم سے محروم رہتا ہے۔“ ابا کے ذہن کو بری طرح چبھنے لگا۔ اور وہ سہمے ہوئے خوفزدہ سے دادی جان کے پاس گئے اور ان سے پوچھا کیا اب میں علم حاصل کرنے سے پیچھے رہ جاؤں گا۔ دادی جان نے پیار کے ساتھ فرمایا نہیں بیٹا تم بڑے عالم بنو گے! اور استغفار کرو۔ چنانچہ ابا جان نے بے حد استغفار کیا۔ اور ہمیشہ رب زدنی کی دعا کا اہتمام کرنے لگے۔

انسانوں کی تجارت

ایک گھناؤنا عالمی کاروبار

دنیا کا کوئی بھی ملک انسانوں کی تجارت سے مکمل طور پر پاک نہیں ہے۔ ہر برس اندازاً 6 تا 8 لاکھ مرد، عورتیں اور بچے بین الاقوامی سرحدوں پر سمگل کئے جاتے ہیں۔ کچھ بین الاقوامی غیر سرکاری تنظیموں کے مطابق یہ تعداد تخمینہ شدہ اعداد و شمار سے کہیں زیادہ بھی ہوسکتی ہے۔ اس کے علاوہ ایک بڑی تعداد ان لوگوں کی ہے جنہیں ان کے اپنے ممالک ہی کے اندر خریدا اور بیچا جاتا ہے۔ اس ظلم کا نشانہ بننے والوں کو یا تو قحبہ گری پر مجبور کیا جاتا ہے یا پھر ان سے بیگار کی بدترین صورتوں میں کھیتوں، پہاڑوں اور کانوں میں کام لیا جاتا ہے۔ بچوں سے گھریلو ملازم کے طور پر مشقت لی جاتی ہے۔ انہیں نابالغ سپاہیوں کے طور پر بھرتی کیا جاتا ہے یا پھر طرح طرح کی جبری مشقت پر مجبور کیا جاتا ہے۔ یہ اندازہ بھی لگایا گیا ہے کہ بین الاقوامی منڈی میں اس گھناؤنی تجارت کا مال و اسباب بننے والے انسانوں میں سے نصف تعداد جنسی استحصال کے لئے بازار میں لائی جاتی ہے۔

لاکھوں افراد کی خرید و فروخت خود اپنے ممالک ہی میں کی جاتی ہے۔ اکیسویں صدی میں غلاموں کی تجارت کا رنگ ڈھنگ یہ ہے کہ سستے اور بے چون و چراں مشقت کرنے والے ایسے افراد مزدور کے طور پر عالمی طلب کی بھٹی میں جھونکنے کے لئے تلاش کئے جائیں جو جرائم پیشہ عناصر کے ہتھے چڑھ چکے ہوں یا پھر معاشی بدحالی، بدعنوان حکومتوں، سماجی انتشار، سیاسی عدم استحکام، قدرتی آفات اور مسلح تصادم کا نشانہ بن کر حالات سے مجبور ہوں۔ انسانوں کی تجارت سے حاصل ہونے والے بھاری منافع کو جرائم پیشہ عالمی گروہوں کے پھیلاؤ، حکومتی بدعنوانیوں میں اضافے اور قانون کی عمل داری کو نیچا دکھانے پر صرف کیا جاتا ہے۔ اقوام متحدہ کے جائزوں کے مطابق منظّم جرائم سے حاصل ہونے والے منافع میں انسانوں کی تجارت سے حاصل ہونے والی رقوم منشیات اور اسلحے کی سمگلنگ کے بعد تیسرے نمبر پر آتی ہے۔

عہد جدید میں غلاموں کی یہ تجارت تمام اقوام عالم کے لئے ایک سنگین اور کثیر الجہتی خطرہ ہے۔ انسانی حقوق کی پامالی کی اس قبیح ترین شکل کے ذریعے آنے والے انفرادی مصائب و آلام تو اپنی جگہ پر لیکن اس دھندے کے منظّم جرائم کی دیگر سنگین صورتوں مثلاً منشیات اور اسلحے کی سمگلنگ جیسے امن و امان اور سلامتی کے لئے خطرات کے ساتھ تانے بانے بھی عالمی سطح پر واضح ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اس مسئلے کا صحت کے سنگین خطرات سے بھی گہرا تعلق ہے کیونکہ شکار بننے والے افراد میں ابتر رہن سہن اور جبری جنسی افعال جیسی وجوہات کی بنیاد پر بیماری اور متعدی امراض کا نشانہ بننے کے خطرات اور پھر ان بیماریوں کے نئی کمیونٹیوں میں پھیلنے کے خدشات بہت زیادہ ہو جاتے ہیں۔ دیگر سماجی و سیاسی مسائل کو ترجیح دے کر انسانوں کی تجارت کے مسئلے کو زیادہ اہمیت نہ دینے والا کوئی بھی ملک دراصل بہت سے دیگر سنگین خطرات کو بھی نظر انداز کر دیتا ہے جبکہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جو ہنگامی بنیادوں پر کام کا تقاضا کرتا ہے۔

اقوام متحدہ کی طرف سے انسانوں کی تجارت کو روکنے اور اس پر تادیبی و تعزیری اقدامات کے معاہدے کے تحت انسانوں کی تجارت کی تعریف یوں کی گئی ہے۔ ''دھمکیوں، طاقت یا دباؤ ڈالنے کے دیگر طریقوں کے استعمال، اغوا، فراڈ، دھوکہ دہی، اختیارات کے ناجائز استعمال، دوسروں کی مجبوری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے یا دوسرے لوگوں پر تصرف رکھنے والے کسی فرد کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے اسے مالی یا دیگر مفادات کی پیش کش کے ذریعے لوگوں کو استحصال کی غرض سے بھرتی کرنا، انہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا، وصول کرنا اور پناہ دینا۔ دوسروں سے قحبہ گری کروانا یا جنسی استحصال کے دوسرے طریقے استعمال کرنا، جبری مشقت لینا، زبردستی مزدوری کروانا، لوگوں کو غلامی پر مجبور کرنا یا اس سے ملتے جلتے طریقوں سے کام لینا، ان کے اعضاء کی قطع و برید کرنا سبھی استحصال کی کم از کم تعریف میں آتے ہیں۔

انسانوں کی تجارت اور ان کی سمگلنگ میں کیا فرق ہے؟

تارکین وطن کی سمگلنگ اور انسانوں کی تجارت میں فرق قدرے مغالطہ آمیز ہے اور بعض اوقات یہی مغالطہ بالخصوص ان ممالک سے صحیح معلومات کے حصول میں رکاوٹ بھی پیدا کر سکتا جو اس تجارت کے راستے میں پڑتے ہیں۔ انسانوں کی تجارت میں ہمیشہ تو نہیں لیکن اکثر حالات میں سمگلنگ کا عمل دخل ضروری ہوتا ہے اور بالعموم اس کا نشانہ بننے والے فرد سے کسی بھی ملک کے اندر یا سرحد پار لے جانے کی رضامندی بھی حاصل کی جاتی ہے۔ لہٰذا دونوں قسم کی سرگرمیوں کے بارے میں فرق جاننے کے لئے مظلوم فرد کے حتمی حالات کا اندازہ لگانا بھی ضروری ہے۔

سمگلنگ سے عام طور پر بھاری منافع کی خاطر غیر قانونی طور پر کسی ملک میں لے جانے کی خاطر کسی فرد کی نقل و حمل مراد لی جاتی ہے۔ مگر کسی فرد کو کسی دوسرے ملک میں غیر قانونی طور پر داخل ہونے یا اس سے پار لے جانے میں مدد دینا بذات خود انسانوں کی تجارت کے زمرے میں نہیں آتا باوجودیکہ یہ کام اکثر صورتوں میں انتہائی خطرناک اور مخدوش حالات میں سرانجام دیا جاتا ہے۔ سمگلنگ بیشتر صورتوں میں تارکین وطن کی رضامندی ہی سے کی جاتی ہے۔ اس کے برعکس انسانوں کی تجارت جیسے قبیح دھندے کا شکار بننے والے افراد کی مرضی اس میں شامل نہیں ہوتی اور بالفرض وہ ابتدائی طور پر اس کے لئے آمادہ بھی ہوئے ہوں تو یہ تجارت کرنے والوں کی زور و زبردستی اور تشدد و دھوکہ دہی کے بعد اس رضامندی کی کوئی حیثیت نہیں رہ جاتی۔ مظلوم افراد اکثر حالات میں اس بات سے بھی آگاہ نہیں ہوتے کہ جلد ہی انہیں قحبہ گری، بیگار یا جبری مشقت کی بھٹی میں جھونک دیا جائے گا۔ چنانچہ سمگلنگ انسانوں کی تجارت کا پیش خیمہ بھی ثابت ہوسکتی ہے۔ تاہم فراڈ، زور و زبردستی اور ناجائز دباؤ ایسے عوامل ہیں جو انسانوں کی تجارت کو انسانوں کی سمگلنگ سے ممیّز کرتے ہیں۔

انسانوں کی تجارت سماجی انحطاط کو فروغ دیتی ہے

خاندان اور کمیونٹی کے نیٹ ورک کے تعاون سے محرومی کے نتیجے میں انسانوں کی تجارت جیسے مکروہ دھندے کا شکار بننے والے افراد اس تجارت کے سرخیل افراد کے مطالبات اور دھمکیوں کے مقابلے پر خود کو بے بس پاتے ہیں اور یہ محرومی گوناگوں طریقوں سے سماجی تانے بانے کی ٹوٹ پھوٹ کو بڑھانے میں اپنا کردار ادا کرتی ہے۔ یہ تجارت بچوں کو اپنے والدین اور عزیز و اقارب سے جدا کر دیتی ہے جو ان کی بہتر پرورش اور نشوونما پر بھی اثر انداز ہوتی ہے اور یہ والدین سے بچوں اور ایک نسل سے دوسری نسل تک علم اور اچھی اقدار کی منتقلی کے عمل کو بھی درہم برہم کر کے رکھ دیتی ہے۔ اس کے نتیجے میں معاشرے کا ایک بنیادی ستون شکست و ریخت کا شکار ہو جاتا ہے۔

اس قبیح تجارت سے حاصل ہونے والا منافع اکثر حالات میں کسی خاص کمیونٹی میں اس کاروبار کے جڑ پکڑنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے اور اس سرمایہ کاری کو اس دھندے کا شکار بننے والے افراد کے بآسانی حصول اور مسلسل استحصال کا ذریعہ بنایا جاتا ہے۔ بعض معاشروں میں بآسانی اس تجارت کے سرخیلوں کے ہتھے چڑھ جانے کا خدشہ خواتین اور بچوں جیسے کمزور طبقات کو چھپ چھپا کر رہنے پر بھی مجبور کرتا ہے۔ نتیجتاً ان کی تعلیم و خاندانی ڈھانچہ بھی درہم برہم ہو جاتے ہیں اور تعلیم چھوڑ دینے کا سب سے بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ مستقبل میں بچے کے لئے معاشی مواقع بہت محدود ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کے انسانوں کی تجارت کا آسان ہدف بن جانے کے خدشات بھی بڑھ جاتے ہیں۔ جن لوگوں کو اپنے خاندان اور کمیونٹی میں واپس جانے کا موقعہ مل جاتا ہے وہ خود کو بہت سی نفسیاتی پیچیدگیوں کا شکار پاتے ہیں اور انہیں مسلسل سماجی تحفظ درکار ہوتا ہے۔ ان میں منشیات کا عادی ہو جانے اور دیگر مجرمانہ سرگرمیوں میں ملوث ہو جانے کا خطرہ بھی بڑھ جاتا ہے۔

انسانوں کی تجارت منظّم جرائم کو بھی مہمیز کرتی ہے

اقوام متحدہ کے اعداد و شمار کے مطابق انسانوں کی تجارت دنیا کے بڑے بڑے مجرمانہ کاروباروں میں تیسرے نمبر پر آتی ہے اور امریکہ کے انٹیلی جنس ذرائع کے مطابق اس عالمی تجارت سے سالانہ اندازاً 9.5 ارب ڈالر حاصل کئے جاتے ہیں۔ یہ بہت زیادہ منافع بخش مجرمانہ سرگرمیوں میں سے ایک ہے اور کالے دھن کو سفید کرنے، منشیات کی سمگلنگ اور جعلی دستاویزات تیار کرنے جیسے دھندوں کا بھی انسانوں کی سمگلنگ کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ اس کاروبار کے دہشت گردی کے ساتھ گہرے رابطوں کے دستاویزی ثبوت بھی موجود ہیں۔ دنیا کے جن خطوں میں منظّم جرائم کو فروغ حاصل ہوتا ہے وہاں حکومتی عمل داری اور قانون کی حکمرانی کمزور پڑ جاتی ہے۔

انسانوں کی تجارت صحت عامہ کے لئے بھی سنگین خطرات کا پیش خیمہ ہے۔ انسانوں کی تجارت کا نشانہ بننے والے افراد انتہائی مخدوش حالات میں زندگی گزارنے پر مجبور ہوتے ہیں جن کا لامحالہ نتیجہ جسمانی، جنسی اور نفسیاتی دباؤ کی صورت میں نکلتا ہے۔ چنانچہ جنسی طور پر منتقل ہونے والی بیماریاں، نازک اعضا میں سوزش اور ایچ آئی وی ایڈز جبری طور پر قحبہ گری کے لازمی ثمر ہیں۔ بے چینی، بے خوابی اور شدید ذہنی و نفسیاتی دباؤ اس تجارت کے شکار افراد میں پائی جانے والی عمومی نفسیاتی بیماریاں ہیں۔ حفظان صحت کی سہولت سے عاری اور ٹھنسی ہوئی رہائش اور ناقص غذا کے ملاپ سے گوناگوں موذی امراض مثلاً خارش، تپ دق یا دیگر متعدی بیماریاں پروان چڑھتی ہیں۔ بچوں کو جسمانی نشوونما اور ذہنی بڑھوتری کے مسائل درپیش ہوتے ہیں اور وہ ایک مستقل احساس محرومی کے سبب پیچیدہ قسم کے نفسیاتی و ذہنی عارضوں میں مبتلا رہتے ہیں۔

عموماً بچوں کو بدسلوکی کی بدترین صورتوں کا اس لئے سامنا کرنا پڑتا ہے کہ انہیں استحصال کی مختلف شکلوں مثلاً جبری گھریلو ملازمت، مسلح تنازعات یا دیگر خطرناک پیشوں میں ملوث کر لینا نسبتاً آسان ہے اور پھر انہیں پے در پے استحصال کی مختلف صورتوں مثال کے طور پر ایک سے دوسرے ہاتھ کئی بار فروخت کیا جانا یا جنسی اور ذہنی استحصال کا نشانہ بھی بنایا جاتا ہے۔ ایسی بدسلوکی ان کی جسمانی و نفسیاتی بحالی کے عمل کو پیچیدہ بنا کر انہیں معاشرے کا صحت مند فرد بنانے کے کام کو گوناگوں خطرات سے دوچار کر دیتی ہے۔

انسانوں کی تجارت حکومتی اختیارات کو کھلا چیلنج ہے

بیشتر حکومتیں اپنی ریاست کے تمام علاقے اور بالخصوص ایسی جگہوں پر جہاں بدعنوانی کا دور دورہ ہو اختیارات کی مکمل عمل داری کو یقینی بنانے کی کوشش کرتی ہیں۔ دوسری طرف مسلح تنازعات، قدرتی آفات اور سیاسی یا نسلی جھگڑے اندرون ملک بے گھر ہوجانے والے افراد کی ایسی بڑی بڑی آبادیوں کو جنم دیتے ہیں جہاں انسانوں کی تجارت آسان ہوجاتی ہے۔ یہ تجارت حکومت کی طرف سے اپنے اختیارات کے استعمال کی کوششوں کو زک پہنچاتی ہے اور ان کمزور طبقات کی سلامتی کو مزید خطرات لاحق ہوجاتے ہیں۔ بہت سی حکومتیں سکولوں، گھروں یا پناہ گزین کیمپوں سے اغوا ہوجانے والے بچوں اور عورتوں کے تحفظ میں ناکام رہتی ہیں۔ اس دھندے میں ملوث افراد کی جانب سے اہل کاروں کو ادا کی جانے والی بھاری رشوتیں ایسا منفی عنصر ہیں جو قانون نافذ کرنے والے اداروں اور عدلیہ و تارکین وطن کے معاملات پر کام کرنے والے اہل کاروں میں بدعنوانی کے خاتمے کے لئے حکومتی کوششوں کو بالکل مفلوج کرکے رکھ دیتا ہے۔

حالات کے مارے لوگ رسد والے سرے پر خام مال کا کام دیتے ہیں جبکہ جسمانی و جنسی استحصال کرنے والے مالکان طلب والے فریق کی نمائندگی کرتے ہیں۔ غربت، دوسری کسی جگہ پر ایک مفروضہ بہتر معیار زندگی کا سپنا، کمزور معاشی اور اقتصادی ڈھانچے، روزگار کے مواقع کا فقدان، منظّم جرائم، بچوں اور خواتین کے خلاف تشدد، عورتوں کے ساتھ امتیازی سلوک اور روایتی غلامی و بیگار جیسے ظالمانہ رسم و رواج اس بھٹی کا ایندھن بننے کو تیار مظلوم افراد کی وافر اور بآسانی رسد کو یقینی بناتے ہیں۔ بعض معاشروں میں بطور سرپرست تربیت کے دیرینہ رواج کے تحت تیسرے یا چوتھے بچے کو ''دور پار'' کے کسی رشتے دار کے ہاں رہنے اور کام کرنے کے لئے شہروں میں بھیج دیا جاتا ہے۔ اکثر حالات میں یہ کوئی چچا یا ماموں ہوتا ہے جو تعلیم یا کسی پیشے اور ہنر کی تربیت دلانے کا جھانسا دے کر بچے کو ساتھ لے جاتا ہے۔ انسانی تجارت کے گھناؤنے کھیل کے شاطر کھلاڑی اس رواج کا فائدہ اٹھاتے ہوئے یا خود کو ملازمتیں دلانے والا ایجنٹ ظاہر کرکے حالات سے مجبور والدین کو بچہ ان کے سپرد کرنے پر مائل کرلیتے ہیں۔ بعدازاں بچے کو قحبہ گری، گھریلو کام کاج یا کسی کاروباری ادارے میں جبری مشقت پر مجبور کردیا جاتا ہے۔ کنبے کو یا تو سرے سے کچھ نہیں ملتا یا پھر کبھی کبھار معمولی سی رقم وصول ہوجاتی ہے۔ بچہ کبھی سکول جا پاتا ہے اور نہ ہی کسی پیشے کی تربیت حاصل کرتا ہے۔ خاندان سے جدائی کا عذاب سہتے ہوئے عرصہ گزر جاتا ہے مگر بہتر دن آنے کا سپنا کبھی حقیقت نہیں بنتا۔

دوسری طرف طلب کے سرے پر جو عوامل محرک کا کام کرتے ہیں ان میں قحبہ گری کا دھندہ اور سستے مزدوروں کی بڑھتی ہوئی مانگ جیسے عناصر شامل ہیں۔ سیاحوں کے لئے جنسی تفریح اور نابالغوں کی عریاں تصاویر یا فلموں کی صنعتیں بھی عالمی منڈی کی حیثیت اختیار کرتی چلی جارہی ہیں۔ انٹرنیٹ جیسی جدید ٹیکنالوجی بھی اس کام میں مددگار ثابت ہورہی ہے۔ کیونکہ یہ طلب گار افراد کے لئے دستیاب مواقع میں وسیع اضافہ کرنے کے علاوہ فوری اور عملاً ناقابل شناخت لین دین کو ممکن بنادیتی ہے۔

عالمی منڈی میں سستے، بے یارومددگار اور غیر قانونی مزدوروں کی بڑھتی ہوئی طلب انسانوں کی تجارت میں اضافے کا ایک بڑا عنصر ہے۔ مثال کے طور پر مشرقی ایشیا کے خوش حال اور ترقی یافتہ ممالک میں سب سے زیادہ مانگ گھریلو کام کاج کرنے والے ایسے ملازمین کی ہے جنہیں بیشتر حالات میں استحصال کا نشانہ بنایا جاتا ہے یا جبری ملازمت پر مجبور کیا جاتا ہے۔

بھارت اور چین جیسے دنیا کی سب سے بڑی آبادیوں والے ممالک میں بڑھتے ہوئے صنفی عدم توازن کے نتیجے میں بطور دلہن یا داشتہ نوجوان خواتین کی روزافزوں مانگ سے بھی انسانوں کی عالمی تجارت میں طلب کا ایک اور نیا در کھلا ہے۔ بھارت میں پیدا ہونے والے ہر 1,000 لڑکوں کے مقابلے پر لڑکیوں کا تناسب صرف 933 ہے۔ ملک میں صدیوں سے رائج و راسخ پدرشاہی نظام میں عام طور پر پایا جانے والا یہ تصور اس طلب کی بڑی وجہ ہے کہ لڑکی معاشی طور پر ایک بوجھ ہے چنانچہ بہت سے جوڑے پیدائش سے قبل ہی جدید طبی طریقوں کی مدد سے بچے کی جنس کا پتہ لگالیتے ہیں اور لڑکی ہونے کی صورت میں اسقاط حمل کروالیتے ہیں۔ بھارت کی 2001ء کی مردم شماری سے یہ پتا چلتا ہے کہ پنجاب اور ہریانہ کی نسبتاً خوشحال ریاستوں میں یہ فرق قدرے زیادہ ہے جہاں بعض علاقوں یہ تناسب ہر 1,000 لڑکوں کے مقابلے پر 825 لڑکیوں کا ہوجاتا ہے۔ اسی طرح چین میں بھی ''صرف ایک بچہ'' کی حکومتی پالیسی کے نتیجے میں اسقاط حمل کا رواج بڑھ گیا ہے کیونکہ والدین یہ نہیں چاہتے کہ ان کا ایک ہی بچہ ہو اور وہ بھی لڑکی۔ اس کے نتیجے میں شمالی کوریائی اور ویت نامی لڑکیاں اور نوجوان عورتیں مبینہ طور پر جنوبی چین کے علاقوں میں زبردستی دلہن یا طوائف بنا کر لائی جاتی ہیں۔ صنفی اعتبار سے یہ فرق کئی عشروں سے چلا آرہا ہے اور اب بھارت اور چین کے بعض علاقوں میں شادی کی عمر کی خواتین کی شدید کمی بتائی جاتی ہے۔

حکومتیں کیا کچھ کرسکتی ہیں؟

☆ تحقیق اور رابطوں کو بہتر بنایا جائے۔

☆ مسئلے کی نوعیت اور اس کی گہرائی کا درست اندازہ لگانے کے لئے تحقیق۔

☆ بچوں کی بین الاقوامی تجارت سے نمٹنے کے لئے منصوبہ عمل کی تشکیل۔

☆ حکومت کی طرف سے غیر حکومتی، بین الحکومتی اور سفر، سیاحت کی تنظیموں کے ساتھ مشترکہ کوششوں میں رابطہ کاری کی غرض سے کوئی مرکز رابطہ مخصوص کرنا۔

تدارک پر مبنی تدابیر اور تربیتی مواقع میں اضافہ

☆ سفر و سیاحت کی صنعت کو ضابطۂ اخلاق پر دستخط کرنے اور ان کے نفاذ کے لئے مائل کرنا۔

☆ متعلقہ بین العلاقائی قوانین کو نمایاں کرتے ہوئے عوامی آگہی مہموں کے لئے وسائل اکٹھے کرنا اور ان کا آغاز کرنا۔

☆ مسئلے پر قوانین کے نفاذ کے لئے آگہی پیدا کرنا اور موزوں تربیت فراہم کرنا۔

☆ اس بات کو یقینی بنانا کہ سرحدوں اور ہوائی اڈوں کے اہل کار بچوں کی تجارت کے کسی بھی مشتبہ واقعے کو حکام کے علم میں لے کر آتے ہیں۔

قانونی اقدامات اور تعزیراتی نظام کو مضبوط بنانا

☆ خطے کے ممالک میں بچوں کی تجارت کی ممانعت کے قانون کا مسودہ تیار کرنا اسے منظور اور نافذ کرنا۔

☆ اس کے لئے دیگر سنگین جرائم ہی کی سطح پر کڑی سزا تجویز کرنا۔

☆ جرم کے خلاف مؤثر عدالتی کارروائی کرنا اور ہر ممکن حد تک کڑی سزا دینا مظلوم افراد کی مدد کرنا۔

☆ انہیں سر چھپانے کی جگہ، مشاورت اور طبی و قانونی امداد فراہم کرنا۔

☆ انہیں دوبارہ معمول کی زندگی گزارنے کے لئے مدد فراہم کرنا۔

☆ انسانی تجارت کا شکار بننے والے بچوں کے لئے کام کرنے والی این جی اوز کی کوششوں میں تعاون کرنا۔ (ماہنامہ نوائے انسان۔ جون 2005ء)

مخدوم مجیب احمد طاہر صاحب

مطالعہ کتب کی افادیت

مطالعہ کتب کی اہمیت کسی دور میں بھی کم نہیں ہوئی۔ حالانکہ صدیوں سے بہت کچھ لکھا اور پڑھا جاچکا ہے۔ اور پھر حصول علم کے دیگر الیکٹرانک ذرائع، ریڈیو، ٹی وی، کمپیوٹر، انٹرنیٹ وغیرہ کی بھی سہولیات موجودہ دور کے انسان کو میسر ہیں۔ لیکن ان سب کے باجود مطالعہ کتب کی اہمیت وافادیت اپنی جگہ برقرار ہے۔

موجودہ دور انفارمیشن کا دور ہے۔ اس دور میں ہر فرد کا اپنے گردوپیش کے حالات سے باخبر رہنا بہت ضروری ہوگیا ہے۔ معاشرہ میں روزافزوں ترقی کے باعث انداز معاشرت اور انداز تدریس بدل رہے ہیں۔ نئی تیکنیک آرہی ہیں۔ جدید ٹیکنالوجی سے سہولیات اور آسائشات بڑھ رہی ہیں۔ ان سے بہرہ ور ہونے اور ان سے استفادہ حاصل کرنے کے لئے بھی مطالعہ بہت ضروری ہے۔

کتب انسان کے تہذیبی ورثہ کی محافظ ہوتی ہیں۔ ہر معاشرہ اپنی ثقافتی اقدار کو زندہ اور برقرار رکھنا چاہتا ہے۔ ہماری یہ تہذیبی وثقافتی روایات تاریخ کے ذریعہ سے ہی ہم تک پہنچتی ہیں۔ چنانچہ مطالعہ کے دم سے ہی ہم اپنے آباؤاجداد کے حالات اور واقعات سے باخبر رہ سکتے ہیں۔ اور پھر اپنی سماجی و معاشرتی روایات کو برقرار رکھ سکتے ہیں۔

مطالعہ انسان میں حقیقت کا شعور پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ مطالعہ سے انسانی علم میں اضافہ اور وسعت پیدا ہوتی ہے۔ مطالعہ ہی اسے پہلے سے زیادہ سمجھدار اور ذہین بنادیتا ہے۔ اس میں تنقید سننے کا حوصلہ اور دوسروں کی باتوں کو زیادہ بہتر طور پر سمجھنے کا شعور پیدا ہوتا ہے۔ اسی کے باعث انسان کسی واقعہ یا حالات کے صحیح یا غلط رخ کی پہچان کرسکتا ہے اور مطالعہ کی مدد لے کروہ تمام حقائق کا تجزیہ بھی کرسکتا ہے یعنی اس میں قوت فیصلہ اور قوت استدلال مزید نکھر جاتی ہے۔

علم بہت وسیع وعریض اور گہرا سمندر ہے۔ جتنا بھی کوئی علم حاصل کرتا ہے اسے کم معلوم ہوتا ہے۔ علم کی وسعت اور گہرائیوں کو پانے کے لئے فرد کو مطالعہ کی ضرورت پڑتی ہے اور اگر دیکھا جائے تو یہ مطالعہ تمام زندگی جاری رہتا ہے کیونکہ علم کی کوئی انتہا ہی نہیں ہے۔ اس لئے ارشاد مبارک ہے مہد سے لے کر لحد تک علم حاصل کرو۔ وسیع مطالعہ کرنے والا شخص معاشرے میں ہمیشہ کامیاب و کامران رہتا ہے۔ کیونکہ صاحب مطالعہ نت نئی ایجادات اور جدید علوم و فنون سے آگاہ رہتا ہے۔ اس لئے اس کا فائدہ نہ صرف اس کی اپنی ذات کو حاصل ہوتا ہے۔ بلکہ اس کے خیالات وافکار سے اردگرد کے ماحول کو بھی فائدہ ہوتا ہے۔ چنانچہ صاحب علم ہونے کے باعث معاشرہ میں اس کا وقار بھی بلند ہوتا ہے۔ وہ دوسروں سے اپنا مؤقف منوانے کی صلاحیت عام آدمی سے نسبتاً زیادہ رکھتا ہے اور مجلس پر اپنی قابلیت کی بنا پر چھا جاتا ہے۔ لوگ اس کی باتوں کو توجہ سے سنتے ہیں۔ اس کی باتوں کو اہمیت دیتے ہیں اور اسے مستند قرار دیتے ہیں۔ اور

باقی صفحہ 6 پر

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

سوموار 31/اکتوبر 2005ء

1-05 am	لقاء مع العرب
2-05 am	عربی سیکھئے
2-30 am	درس القرآن
4-00 am	رمضان پروگرام
5:05 am	تلاوت، درس حدیث، سیرت النبیؐ
6:00 am	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
7:10 am	درس القرآن
8:35 am	چلڈرنز کارنر
8:55 am	ایم۔ٹی۔اے ٹریول
9:30 am	تلاوت، درس حدیث، سیرت النبیؐ
10:40 am	تلاوت
10:55 am	لقاء مع العرب
12:10 pm	تلاوت، درس حدیث، خبریں
1:15 pm	چلڈرنز کلاس
2:15 pm	چلڈرنز کارنر
2:35 pm	فرنچ پروگرام
3:30 pm	انڈونیشین پروگرام
4:30 pm	ایم۔ٹی۔اے ٹریول
5:10 pm	درس القرآن
7:00 pm	تلاوت، درس حدیث، خبریں
8:00 pm	بنگلہ سروس
9:10 pm	خطبہ جمعہ
10:10 pm	تلاوت، درس ملفوظات، رمضان کے بارے میں
11:15 pm	فرنچ سروس

منگل یکم نومبر 2005ء

12:20 am	چلڈرنز کارنر
1:45 am	عربی سروس
2:50 am	ایم۔ٹی۔اے ٹریول
3:30 am	درس القرآن
5:00 am	تلاوت، درود شریف
6:00 am	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
7:00 am	درس القرآن
8:25 am	چلڈرنز کارنر
8:50 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
9:25 am	خلافت کی برکات
10:30 am	تلاوت، درس حدیث، سیرت النبیؐ
11:30 am	لقاء مع العرب
12:40 pm	تلاوت، درس حدیث، خبریں
1:35 pm	عربی سیکھئے
2:05 pm	لجنہ میگزین
2:30 pm	سندھی سروس
3:25pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
4:00 pm	انڈونیشین سروس
5:00 pm	درس القرآن
6:10 pm	تلاوت، درس حدیث، خبریں
7:35 pm	بنگلہ سروس
8:40 pm	خطاب جلسہ سالانہ
9:30 pm	لجنہ میگزین
9:55 pm	تلاوت، درس، ملفوظات، رمضان کے بارے میں
10:50 pm	خلافت کی برکات
11:55 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی

بدھ 2 نومبر 2005ء

12:35 am	عربی سروس
1:40 am	لقاء مع العرب
2:55 am	جلسہ سالانہ
3:40 am	درس القرآن
5:20 am	تلاوت، اسمائے الٰہی
6:00 am	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
7:00 am	درس القرآن
8:45 am	واقفین نو
9:20 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
9:40 am	تلاوت، درس حدیث، سیرت النبیؐ
11:30 am	لقاء مع العرب
12:35 pm	تلاوت، درس حدیث، خبریں
1:35 pm	خطبہ جمعہ
2:35 pm	ہماری کائنات
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	سندھی سروس
5:00 pm	درس القرآن
6:40 pm	تلاوت، درس حدیث، خبریں
7:40 pm	رمضان پروگرام
8:40 pm	بنگلہ پروگرام
9:45 pm	تلاوت، درس حدیث، رمضان کے بارے میں
10:45 pm	خطبہ جمعہ
11:45 pm	گلشن وقف نو

جمعرات 3 نومبر 2005ء

12:50 am	عربی سروس
2:00 am	لقاء مع العرب
2:55 am	تقریر جلسہ سالانہ
3:30 am	درس القرآن
5:00 am	تلاوت، اسمائے الٰہی
6:00 am	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
7:25 am	درس القرآن
9:00 am	رمضان پروگرام
10:00 am	تلاوت، درس حدیث، خبریں
11:00 am	لقاء مع العرب
12:40 pm	تلاوت، درس حدیث، خبریں
1:45 pm	بستان وقف نو
2:55 pm	دورہ حضور انور
3:35 pm	انڈونیشین سروس
4:30 pm	پشتو مذاکرہ
5:30 pm	درس القرآن
7:00 pm	تلاوت، درس حدیث، خبریں
7:55 pm	بنگلہ سروس
9:05 pm	دورہ حضور انور
9:40 pm	تلاوت، درس ملفوظات رمضان کے بارے میں
10:30 pm	سیرت النبیؐ
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
11:30 pm	بستان وقف نو

(بقیہ صفحہ 6)

اس کے علم سے نہ صرف اس فرد کو بلکہ معاشرہ کو بھی استفادہ کرنے کا موقع ملتا ہے یوں مطالعہ معاشرتی ترقی میں اہم کردارادا کرسکتا ہے۔

مطالعہ جہاں انسان کی معلومات کا ذریعہ بنتا ہے۔وہاں یہ غلط رجحانات کی اصلاح کا باعث بھی بن سکتا ہے۔مطالعہ کے باعث انسان کے خیالات تبدیل ہوسکتے ہیں۔اس سے بعض اوقات فرد اپنے منفی رویوں میں تبدیلی پیدا کرلیتا ہے اور اس کی بری عادات کی اصلاح ہوجاتی ہے۔جب ایک انسان کی ذاتی اصلاح صحیح طریق سے ہوجائے تو وہ پھر اپنے قریبی افراد اور اس کے بعد معاشرہ کی اصلاح کا کام بھی شروع کردیتا ہے اور یہ امر مطالعہ کی بہت بڑی افادیت کو ظاہر کرتا ہے اور اگر مطالعہ دینی و اخلاقی کتب و رسائل کا کیا جائے تو اس سے ہم نہ صرف معاشرہ میں رائج غلط رسم و رواج اور غلط خیالات کی نشاندہی مثبت طریق سے کرسکتے ہیں بلکہ اگر ذرا سی اخلاقی جرأت کا مظاہرہ کریں تو ان منفی رجحانات کی حوصلہ شکنی بھی کی جاسکتی ہے۔اور یوں اپنے مطالعہ کو مثبت رنگ میں استعمال کرکے معاشرہ کو برائیوں سے پاک کرنے کی کوشش کرسکتے ہیں۔اس عمل سے ہم خداتعالیٰ کی رضا حاصل کرکے نہ صرف روحانی سکون کی دولت حاصل کرسکتے ہیں بلکہ یہ عمل اخروی نجات کا باعث بھی بن سکتا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مفید علم حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔اور ہم اسے انسانیت کی فلاح کے لئے استعمال کرسکیں۔آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد زبیر باجوہ صاحب کارکن الفضل تحریر کرتے ہیں کہ محترم چوہدری محمد سلیم صاحب ابن محترم محمد شریف صاحب کو دارالعلوم جنوبی بقضائے الٰہی مورخہ 21/اکتوبر 2005ء کو مختصر علالت کے بعد بعمر 70 سال وفات پاگئے۔مرحوم کی نماز جنازہ اسی روز بیت السلام دارالعلوم غربی میں بعد نماز عصر محترم آغا سیف اللہ صاحب ناظم دارالقضاء، پبلشر ومینیجر روزنامہ الفضل نے پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی بعدازاں عام قبرستان میں تدفین کے بعد دعا بھی محترم آغا سیف اللہ صاحب نے ہی کروائی۔مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ محترمہ کلثوم بی بی صاحبہ کے علاوہ تین بیٹے مکرم تنویر احمد صاحب سابق کارکن الفضل حال U.K، مکرم شکیل احمد صاحب (شکیل آٹوز کالج روڈ) مکرم یاسر احمد صاحب طالب علم دو بیٹیاں مکرمہ ذوبیہ سلیم صاحبہ (طالبہ عائشہ دینیات اکیڈمی) مکرمہ ثوبیہ سلیم صاحبہ 10th۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین

درخواست دعا

مکرمہ امۃ الشافی صاحبہ سیال بنت محترم چوہدری فتح محمد سیال صاحب نور پور ضلع قصور تحریر کرتی ہیں۔میرے بھتیجے مکرم حمید اللہ سیال صاحب ابن مکرم ظفر اللہ سیال صاحب دل کے عارضہ کے باعث لاہور ہسپتال میں داخل ہیں۔ان کی کیفیت تسلی بخش نہیں ہے آپ مکرم چوہدری فتح محمد سیال صاحب کے پوتے اور ناظم انصار اللہ ضلع قصور ہیں تمام احباب سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ ہمارا مولا کریم ان کو کامل شفا نصیب کرے۔موصوف کے بچے بھی ابھی چھوٹے ہیں بے حد فکر مندی ہے دعا میں بڑی طاقت ہے

ڈینٹل سرجن
ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب
بی ڈی ایس
فیصل آباد
صبح 9 سے 2 تک مجید کلینک گورونانک پورہ
شام 6 سے 10 تک احمد ڈینٹل سرجری ستیانہ روڈ پیپلز کالونی
ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے
فون: 549093 موبائل: 0300-9666540

ملکی اخبارات سے
خبریں

پاک بھارت مذاکرات زلزلہ زدگان کی امداد کیلئے لائن آف کنٹرول کھولنے کا طریق کار طے کرنے کے بارے میں پاک بھارت مذاکرات 28۔اکتوبر کو اسلام آباد میں ہوں گے۔ بھارتی وفد جوائنٹ سیکرٹری وزارت خارجہ کی قیادت میں جمعہ کو پاکستان پہنچے گا۔ بھارت کی طرف سے تین اور پاکستان کی طرف سے پانچ مقامات کھولنے کی تجاویز کا جائزہ لیا جائے گا۔ دفتر خارجہ کے ترجمان نے بتایا کہ اسرائیل سے امدادی سامان نہیں ملا۔ زلزلوں کی تباہی سے نمٹنے کیلئے پلان کی تیاری شروع کردی ہے۔

حامد کرزئی کا دورہ اسلام آباد افغانستان کے صدر حامد کرزئی نے اسلام آباد کا مختصر دورہ کیا۔ انہوں نے صدر پرویز مشرف اور وزیراعظم شوکت عزیز سے زلزلے کی تباہ کاریوں اور نقصانات پر اظہار افسوس کیا اور کہا کہ دکھ سکھ میں ہمیشہ ایک دوسرے کا ساتھ دیں گے۔ افغان صدر نے مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاک افغان عوام ایک خاندان کی مانند ہیں۔ پاکستان نے 30لاکھ افغان مہاجرین کی میزبانی کی ہے آج ہماری خدمات حاضر ہیں۔ وزیراعظم شوکت عزیز نے کہا کہ مشکل وقت میں افغان امداد و تعاون فراموش نہیں کرسکتے دونوں ملکوں کے مابین دہشت گردی کے خلاف تعاون کا دائرہ وسیع ہو رہا ہے۔ بحالی کیلئے افغانستان سے استفادہ چاہتے ہیں۔ باہمی تجارت ایک ارب ڈالر تک پہنچ گئی ہے۔

امدادی کارروائیوں پر بحث قومی اسمبلی میں زلزلہ زدگان کیلئے امدادی کارروائیوں پر بحث ہوئی۔ اپوزیشن ارکان نے کہا کہ امدادی کارروائیاں بدنظمی کا شکار ہیں جبکہ حکومتی اراکین کا موقف تھا کہ منظم ریلیف آپریشن ہو رہا ہے۔ معراج الدین نے کہا کہ تنظیمیں ہسپتالوں میں بے آسرا خواتین کی تاک میں ہیں۔ پرویز اشرف کا کہنا تھا کہ سیاسی جماعتوں کو باہر سے خیمے نہیں لانے دیئے جارہے۔ سپیکر قومی اسمبلی نے بتایا کہ میں نے اسرائیل کے نائب وزیرتعلیم سے باضابطہ ملاقات نہیں کی۔ انٹر پارلیمانی کانفرنس کے موقع پر اسرائیلی نائب وزیرتعلیم نے ان کے ڈیسک پر آ کر پاکستان امداد بھجوانے کے طریقہ کار سے آگاہی حاصل کی۔

جعلی مشروب فیکٹریاں پنجاب حکومت کے وزیر قانون نے صوبائی اسمبلی کو آگاہ کیا ہے کہ لاہور میں بین الاقوامی برانڈ کی جعلی مشروب فیکٹریاں ہیں ایسی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی تیز کی جارہی ہے۔

کرایہ نامہ صوبائی وزیرٹرانسپورٹ حاجی محمد اعجاز نے کہا ہے کہ بسوں اور ویگنوں میں کرایہ نامہ آویزاں نہ کرنے والوں کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ حکومت نے اس سلسلہ میں 8826 چالان کئے جس سے 25لاکھ گیارہ ہزار روپے آمدن ہوئی۔

امریکی ریاست میں طوفان تند و تیز ہواؤں اور شدید بارشوں کا طوفان ولما امریکی ریاست فلوریڈا کے جنوب مغربی علاقوں سے ٹکرا گیا۔ جہاں پر طوفان کے باعث 201 کلومیٹر سے چلنے والی ہواؤں اور بارش نے نظام زندگی کو معطل کر کے رکھ دیا۔ سینکڑوں سیاح ہوٹلوں میں بند ہو کر رہ گئے۔ اور دو لاکھ افراد نقل مکانی پر مجبور ہو گئے ہیں۔ فوج اور امدادی اداروں کو الرٹ کر دیا گیا ہے۔ متاثرین کو خوراک اور ادویہ پہنچائی جارہی ہیں۔

پہاڑوں پر پھنسے دو لاکھ افراد قومی اسمبلی میں حکومتی و اپوزیشن ارکان نے کہا ہے کہ زلزلہ سے متاثرین کو سرکاری رہائش گاہوں اور ہاسٹلوں میں ٹھہرایا جائے۔ پہاڑوں پر پھنسے دو لاکھ افراد کی فوری منتقلی کیلئے کارروائی کی جائے۔ بعض اراکین اسمبلی نے مطالبہ کیا ہے کہ نیٹو فورس کو واپس بھجوایا جائے۔ جیالوجسٹ کانفرنس طلب کی جائے۔ عمارتوں کی تعمیرات کے ڈیزائن پر نظرثانی کی جائے۔

امریکی طبی ماہرین کی آمد امریکہ سے طبی ماہرین کی ایک اور ٹیم پاکستان پہنچ گئی ہے۔ پاکستانی نژاد ڈاکٹروں کی 19۔رکنی ٹیم میں ذہنی امراض اور ہڈیوں کے سرجن شامل ہیں یہ ٹیم مظفرآباد میں قائم کردہ امریکن آرمی کے گشتی شفاخانہ میں کام کرے گی۔

عراق میں خودکش کار حملے عراق کے مختلف شہروں میں امریکی، عراقی فوجی قافلوں پر تین خودکش اور 6بم حملوں کے نتیجے میں امریکی فوجی سمیت 10۔افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

درخواست دعا

محترم سید عبدالحی شاہ صاحب ناظر اشاعت تحریر کرتے ہیں۔سلسلہ کے دیرینہ کارکن مکرم خواجہ عبدالغفار ڈار صاحب راولپنڈی کی اہلیہ محترمہ طویل عرصہ سے بیمار ہیں۔ چند دن سے ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی کے انتہائی نگہداشت وارڈ میں داخل ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کیلئے دعا کریں۔

الفضل سالانہ نمبر میں
اشتہارات جلد بھجوائیں

روزنامہ الفضل کا سالانہ نمبر دسمبر 2005ء میں شائع ہو رہا ہے احباب کرام اپنی تجارت کو فروغ دینے کیلئے اس تاریخی نمبر میں اشتہارات کی بکنگ کیلئے دفتر روزنامہ الفضل دارالنصر غربی ربوہ سے فوری رابطہ کریں۔ اندر کے سادہ صفحات پر اشتہار کا ریٹ سنگل کالم فی انچ مبلغ -/350 روپے ہے۔ اگر آپ رنگین اشتہارات شائع کروانا چاہتے ہیں تو کم از کم نصف صفحہ کا اشتہار ارسال فرمائیں۔ مزید تفصیل کیلئے مندرجہ ذیل فون نمبر پر رابطہ کریں۔ یا مکرم چوہدری منیر احمد صاحب نگران شعبہ اشتہارات سے ملیں۔

فون نمبر:047-6213029

(اشتہارات **10** نومبر سے پہلے بھجوائیں)

(مینیجر روزنامہ الفضل)

درخواست دعا

مکرم شیخ حارث احمد صاحب نائب وکیل صنعت و تجارت تحریک جدید تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے خالو مکرم عبدالسمیع احمد صاحب ریٹائرڈ سینئر ٹیکنیکل آفیسر سپارکو، کراچی ولد مکرم محمد عبدالخالق صاحب مرحوم آف کوٹلی لوہاراں آجکل شدید علیل ہیں اور ضیاء الدین ہسپتال کراچی میں داخل ہیں۔ ڈاکٹروں نے پھیپھڑوں کا سرطان تشخیص کیا ہے اور حالت نہایت تشویشناک ہے Radio Therapy کا عمل شروع ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم انہیں معجزانہ صحت کاملہ عطا کرے۔ آمین

ربوہ میں طلوع و غروب 26/اکتوبر 2005ء

انتہائے سحر	4:57
طلوع آفتاب	6:17
زوال آفتاب	11:52
وقت افطار	5:27

سُپر شِکمی
بے ضرر قبض کشاء گولیاں
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
04524-212434Fax:213966

ہپاٹائٹس، فالج، گنج، جوڑ درد، موٹاپا، بے اولادی وغیرہ صرف پرانے، پیچیدہ اور ضدی امراض بالخصوص
شوگر کا علاج
ہومیوڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد
31/55 دارالعلوم شرقی ربوہ :6212694

اقصیٰ فیبرکس قدم بقدم
کم قیمت
ایک دام
اقصیٰ چوک ربوہ
اعلیٰ پارچات ریڈی میڈ لیڈیز ہینڈ بیگ

جرمن زبان سیکھیے
برائے رابطہ۔ دارالرحمت غربی ربوہ 047-6213372
0300-7702423, 0333-6715543

SHARIF
JEWELLERS
047-6212515-047-6214750

الفضل روم کولر، گیزر
بھاری چادر کے لائف ٹائم گارنٹی کے ساتھ گیزر تیار کروائیں نیز پرانا گیزر بھی تبدیل کرواسکتے ہیں۔
فیکٹری:265-16-B1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
042-5114822-5118096

C.P.L 29 -FD

Waqar Brothers Engineering Works
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Corbide Daies Dorbide parts
Silver Bronse instruments.
Shop No.4 Shaheen Market Madni Road new Dhurm pura Mustfa Abad Lahore mob:0300-9428050

دنیا بھر میں احمدیوں کی واحد انٹرنیشنل کورئیر سروس
گولڈ کراس انٹرنیشنل
دنیا بھر میں دستاویزات پارسل، کپڑے، کتب وغیرہ بہت ہی کم ریٹ میں پہنچانے کا بااعتماد ادارہ۔ اب آپ کے اپنے شہر میں آپ کو خود آنے کی ضرورت نہیں صرف ایک لوکل کال پر ہمارا نمائندہ آپ کے دروازہ پر۔ فوری فون پر رابطہ

آفس رابطہ ربوہ
ریلوے روڈ ربوہ
فون نمبر 03007250557
فون گھر:047-6212741

آفس رابطہ فیصل آباد
چناب مارکیٹ مدینہ ٹاؤن
فون:041-8724557
فون:041-8736728
0300-6605037

آفس رابطہ اسلام آباد
ائرپورٹ روڈ بالمقابل فلائنگ کلب
فون:051-590229
فیکس:051-5810714
0321-5212636

رابطہ لاہور آفس
برکت مارکیٹ نیو گارڈن ٹاؤن
042-5844256
042-5844257
0321-4067143